ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح و وآخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از معاونین صہ — قادیانین عہ — جلد (۶)

مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء

قیمت از غربا و طلبا و دیگر مذاہب عا — گورنمنٹ ٹے — نمبر (۳۴) — افریقہ للعہ

فی پرچہ ۲ — سر چہ گویم با تو گر آئی جہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۳۰ عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۱۲ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے ہفتہ دو ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ کے واسطے مستفیض کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا - السلام علیکم - چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں - اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے مزخرفات کا جواب ہے شائع کرادیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی - تاکہ پبلک فیصلہ کر سکے - والسلام خاکسار عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن - پٹیالہ - ۴ اگست سنہ ۶ء

مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نور الدین صاحب بھیجا تھا - جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں - اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا - (اُسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا - پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوے رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے - ایسے خوابات والہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں - کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے - کہ وحی منقطع ہو چکی ہے - اب محض مبشرات باقی ہیں - پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمدؐ - احمدؐ - مسیح - عیسےٰ - ابراہیم - رحمۃ العالمین - مرسل وغیرہ وغیرہ نام سے پکارا جاوے - تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ پھر مولوی نور الدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹ جولائی سنہ ۶ء کو موصول ہوا - جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا - کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی - وہ خط حسب ذیل ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں -

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے - مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا - کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا - اور میں مسیح ہوں - (۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ - ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ -

مرزا کی نسبت ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا" مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا خداوند عالم شاہد ہے - کہ میں نے آجتک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا - دجال - کذاب - مسرف - عیار الطاغوت شیطان - شریر - بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے - وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے - واللہ علیٰ ما نقول شہید تعجب ہے - کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں - آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی - جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے - اور تھوڑا سا شفاف ہے - اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے - کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی چھا گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے - تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے - مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے -

الراقم - عبد الحکیم از پٹیالہ - ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پڑھکر الحکم و بدر نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اپنے الہام کی بناء پر کھلا دعوے عیسےٰ اور مسیح اور رسول اور بشیر و نذیر ہونے کا کیا ہے - مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا - اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں - کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے - انت منی بمنزلۃ اولادی - نہیں - بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے - کان اللہ نزل من السماء - مالک سمائی و ظہورک ظہوری - نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے - کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء - انت منی وانا منک - مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے - کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں - جن پر علماء کے فتاوے کفر شائع ہو جاویں - خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی - نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے ہیں جنہیں کمی آجاوے گی - اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے - رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے - تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی - اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آسکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دھوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ - جو میں سمجھتا ہوں - ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - اس کی اس قدر تعبیر ہے - کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا - جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور مسیح کی ... مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون - زلزلوں - آتش فشانیوں اور قحطوں کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے - (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں - مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے - کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسےٰ رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے - کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی - بہت سے لوگ دجالی فتنہ

سے بہی نجات پائین گے ۔ بہت سے ہلاک ہون گے ۔

ہان چند سوال مرزائیون سے بہی کرنے ضروری ہین

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات مین بار بار لکہا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادون کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرمادین کہ وہ اب کیا ہوئے ؟

دوم ۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اورون کو تو حرامزادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیون کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے ۔

سوم ۔ جبکہ مرزائیون کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی ۔ نبی ہمیشہ ہوتے ہین اور قرآن مجید کی یہ آیۃ اکثر سنایا کرتے ہین ۔ فاما یاتینکم رسل منکم ۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑہا کرتے تھے ” او نبی وقت باشد در زمان “ اور مرزا شائع کر چکا ہے ۔ کہ امت محمدی مین دس لاکہہ مسیح ہو سکتے ہین تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکہتا ہے ۔

چہارم ۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ ۔ کتے ۔ سور ملعون جہنمی اور کافر لکھتے رہے ہین ۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے ۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہین مانتے ان کے نزدیک قطعاً کافر ہین تو پھر کافرون کی تکفیر سے کیا مطلب ؟

ششم ۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذاب ۔ عیار ۔ بدعہد ۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبد الحکیم خان کیون مسیح نہین بن سکتا ۔

اگر تین سو پیشگوئیون کا پورا ہونا مرزا کے حق مین مسیحیت کی قطعی دلیل ہے ۔ تو بندہ نے بہی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال مین شمار کر دئے ہین جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے مین نے پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے ۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکہتے ہون یہ فیصلہ کر دین کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی ۔ تو پھر بندہ کے حق مین وہی نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیون نہین ہو سکتے ۔ اگر اس کے جواب مین مرزائی میری عیب شماری شروع کر دین تو بر تقابل مرزا کے مطابق مین کہہ سکتا ہون کہ وہ کوئی بہی ایسا عیب مجھہ پر نہ لگا سکین گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو ۔ مرزا کی طرح مین یہ کفر تو نہین بک سکتا اور مجھہ پر کوئی ایسا اعتراض نہین کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو ۔ ہان ہر امر مین مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہون اور یہان تک ثابت کرنے کو تیار ہون کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا

ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑون گنا حاصل ہے ۔

یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنی اُمتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح ۔ عیسے ۔ رحمۃ للعالمین ۔ ابراہیم وغیرہ نامون سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعوون کا ہر طرح پر مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے ۔ فقط ۔

جواب از جانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپنے ایک خط بنام حضرت مولوی نور الدین صاحب لکھا ہے جس مین خاکسار کی نسبت بہی کچھہ عتاب فرمایا ہے ۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپنے مخاطب کیا اور نہ مین نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپنے اس خط مین مجھہ پر بہی خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہذا در جواب اس کے بذریعہ اخبار بدر ہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہون ۔

(۱) جنابنے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیون کا ایک نیا جہوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک مین بہی اس فقرہ مین شریک ہون اور ضرور شریک ہون تو اس پر عرض ہے کہ مین نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہین کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے مین نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کو نہ آپکو تحریر کئے تھے وہ نتائج بہی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہین چنانچہ آپنے بہی دربارہ ان نتائج کے خط حال مین کوئی نقض نہین فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بہی اپنے خط مین تقریباً ان نتائج کو مسلم رکہہ کر صرف دینی ویلاً طرفداری کی ہے جو آپنے اس خط حال مین کی ہے یعنی یہ الہامات ماول ہین اور ان تاویلات کے ساتھہ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ مین کی گئی ہین مگر آپنے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس مین یہ تاویلات درج ہوئی ہون اور نہ مین نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کسی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے ۔ کفی باللہ شہیداً ۔ پھر آپنے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھہ کو جہوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے ۔ یہان پر تو عکس القضیہ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہین ۔ ـہ

مین بالہام الہامات کو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا ۔

پھر اگر آپ اس خط سابق مین اس قدر اشارہ بہی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کو فلان فلان اخبار یا رسالہ مین کچھہ چکا ہون تو بہی ضرور مجھہ پر لازم تہا کہ ان تاویلات کو مین اولاً دیکھہ لیتا ۔ خواہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتین ۔ تب مین مولوی محمد حسین کو کچھہ لکھتا لیکن صورت موجودہ مین تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہین ۔ معہذا آپ اوس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسرون پر آپ کیون عائد کرتے ہین ـہ

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اور آپکے اس ... جہوٹ پر تو اب مجھہ کو یہ شبہ بہی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کی کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپکی تاویلات تو اون تک بہی نہین پہونچی ہین اگر شائع ہو چکی ہوتین تو اون تک جو آپکے مؤید اور ممد ہین ۔ ...... کیون نہ پہونچتین اور وہ کیون لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہرحال اب آپ کی تاویل پر بہی نظر کی جاتی ہے اور آپ اپنے ان الہامون کی تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد یہ ہے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکہدیا کرتے ہین اس معنے کر کر مین مسیح ہون یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ ہین نہ کہ فی الحقیقت مسیح ہون یا امام ہون یا نبی ہون نعوذ باللہ ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے نامون پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد ۔ احمد ۔ یوسف ۔ ابراہیم ۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکہہ لیا کرتا ہے ۔ پھر آپکے الہام مین اور ان کے تسمیہ کذائی مین مابہ الامتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ چنانچہ اکثر لوگون کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد ۔ عبد الغفور ۔ عماد الدین ۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنی آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہین کیونکہ یہ نام اللہ تعالی کی طرف سے رکھے ہوئے نہین تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے ۔ پس آپ خود غور فرمائیے کہ جب آپ ایسے مسیح کذائی ہین تو آپ فتنہ دجالی کو کیون کر پاش پاش کرین گے ۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال بہی ہو جاتے ہین ۔ جیسا کہ نمبر اول مین بیان ہوا ۔ ما نحن فیہ مین تو نام سے مراد وہ نام پر معنی ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے الہاماً رکھا ہوا ہو ۔ نہ کہ جو مان باپ یا اس کے احباب یا کسی اور کا نام رکہا ہوا ہو دیکھو ابوجہل کی کنیت مان باپ یا احباب کی طرف سے ابو الحکم تھی مگر

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابوجہل ہی قائم رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ مسیح موعود اس کو پاش پاش کرے گا۔ آپ کیونکر پاش پاش کر سکیں گے کیا عجب ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاویں اور عقل کے نزدیک یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپکے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہیں گو کہ مصلحتاً آپنے کسی اخبار میں اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپنے اس خط سابق اور اس خط حال میں بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہیں کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تھا جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر آپکے اعتقاد میں ایمان لانا آنحضرت صلعم پر شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لئے ضروری ہوتا۔ تو اس خط اول میں اور خط حال میں بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے۔ کیونکہ اصل بنا تو اس نزاع اور خلاف کا یہی مسئلہ تھا۔ اندریں صورت یہ دعویٰ آپکا محض لغو ہوا۔ کیونکہ الشیٔ اذا خلی عن مقصوده لغی (۲) آپکا دعوے دو حال سے خالی نہیں اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہیں نہ کام کے۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے۔ اندریں صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ کہ الشیٔ اذا خلی عن مقصوده لغی۔ اور اگر آپ ان الہامات میں کوئی تاویل نہ کریں اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم میں ہیں تو مولوی محمد حسین صاحب بمعہ دیگر علماء جو [illegible] لئے طیار بیٹھے ہوئے ہیں ان کا فتوےٰ تکفیر اور وجوب قتل کا آپکے لئے طیار ہو جاوے گا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔ تو ان کے لئے بھی وہی فتوے جاری ہوگا۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونوں ابتلاء ایسے درپیش ہیں۔ کہ

ایں ہم مشکل و آں ہم مشکل پیچ ہے ؎

تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف

مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی۔ اب اطلاعاً آپکی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اسی لئے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بہت التجاء کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتوؤں تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماویں کیونکہ اس میں مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ علیحدہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها وغضب الله علیه ولعنه واعدله عذابا عظیما۔ الایۃ۔ آئندہ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتوؤں کے دینے سے باز آویں گے یا باز نہ آویں گے۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ آپنے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض نا آشنا ہیں اس لئے خاکسار نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں آپ سے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپنے اپنے اس خط میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہو سکے [illegible] طبع کرا دیویں اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا نظم متن قرآن مجید سے بے خبری اور زبان عرب سے آپکا ناواقف ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپنے ایک آیت کی تفسیر میں جس میں هو یحاوره وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں اور وہ اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اوکما قال۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوت و فہم قرآنی و تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقائق اور معارف کو آپ کیا سمجھیں گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں وارد ہوتے ہیں اس کے تفقہ تک آپ کو کہاں رسائی ہو سکتی ہے۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے آپ لکھتے

انت منی بمنزلة اولادی

ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلة اولادی الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپکا جھوٹ نہیں ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہیں ہوئے۔ ورنہ یہ دعوے حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور ان اپنے دو فقروں کے مصداق ہیں خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی میں بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے۔ فاذکروا الله کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات وارده کتاب و سنت کے بھی واقع ہو جاتے۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلة کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہیں نہ حقیقی۔ [illegible] باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلة کے جو الہام میں موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت میں لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گوئم بر روئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان الله نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام مظهرک سری اور ظهورک ظهوری کو اس اعتراض کا موید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تو لفظ کان بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے قال اللہ تعالیٰ [illegible] الذین من قبلهم فاتی الله بنیانهم من القواعد الایۃ پ ۱۴ ع ۱۰ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید میں آیات دونوں قسم کی موجود ہیں یعنی اول محکمات دوسری متشابہات۔ قال اللہ تعالیٰ هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لئے جاویں نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہیں پھر جو آپنے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرہ جات اول و دوم کے نہیں ہوئے شاید آپ کی مزاج میں غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز وماله وما علیه پر بھی لحاظ نہیں فرماتے۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہیں ہے۔ اندریں صورت ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

اور ہمیں وجہ آپنے سورہ کہف میں یحاوره کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہے جو وہ ترجمہ یجاوره کا ہے۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیویں تو پھر وہ انعام جو آپنے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوا یعنی پانچہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہاں سے لے لیجئے اور یہ دعوے نکال

دیکھئے اور اگر آپ کہیں ۔ کہ اس الہام سے یہ دعوےٰ بصراحت تو نہیں نکلتا ہاں مستنبط ہوتا ہے ۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے محض ناآشنا ہیں دیکھو احادیث صحیحہ میں ایسے محاورات موجود ہیں کہ ان اللہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی ۔ یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی ۔ یا جیسے حدیث کنت یدہ التی یبطش بہا وکنت سمعہ الذی یسمع بہ و کنت رجلہ التی یمشی بہا ۔ الحدیث ۔ اور خود قرآن مجید میں موجود ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ۔ اب جو معنے آپ ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیوین وہی معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے ۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہیں اور بیچارہ کو بیچاورہ پڑھتے ہیں تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں ۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل میں فرمایا ہے ۔ اذا نزل الحق من عزہ الی منزل العجز والمرحمۃ فخذہ علی ما قالہ فان بہ یحصل المکرمۃ ۔ ولا تلقینہ علی جاہل ۔ فتحصل فی موطن المذمۃ ۔ اور انت منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی آپ کی خوش فہمی ہے ۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بھی نہایت واضح اور ظاہر ہے ۔ کون نہیں جانتا ۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے ۔ پھر جبکہ ماموریں اللہ کی کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے ۔ پس انت منی میں اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی کے اس کی وساطت سے دنیا میں شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگوں کو ثابت ہو جاتا ہے پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت سے دنیا پر ظاہر ہوگی ۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر غور کرو ۔ حدیث ۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کا عرف پر ۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو یہ الہام بھی حل ہو جائے گا ۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا ۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا ۔ کیونکہ بہت سے کانے دجال مثل عصائے موسیٰ ۔ چراغ الدین ۔ جمونی اور سعد اللہ وغیرہ وغیرہ کے بہت کثرت سے یہاں پر مباہلہ و مقابلہ آئے ہیں اور انہوں نے وہی انعام پایا ہے ۔ جو آیت ذیل میں مذکور ہے ۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ یستہزءون ۔ اور فقرہ سوم میں جو آپنے دعوے کیا ہے اس کا حال یہ ہے ۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو ۔ تب وہ منعم علیہم میں داخل ہو سکتا ہے ۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے خط میں لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو ۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے ۔ وہ تو مصداق ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر فعلی شہادت کے ہے لہذا وہ محض آپ کا ادعائے باطل ہے ورنہ فاتوا برہانکم ان کنتم صدقین ۔ اور ایسے شخص کی نجات تو اخروی بھی نہیں ہو سکتی ۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم ما قال المسیح الموعود ؎

ما ازو یابیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم میں جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے ۔ علمائے مکذبین میں سے اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہیں وہ مورد الہام انی مہین من اراد اہانتک کے ہو رہے ہیں اگر وے سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ میں کیوں ہلاک و تباہ ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیوں نہ ہوئی ۔ اگر آپ فرماویں ۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو رہی ہے تو گذارش ہے ۔ کہ کیا آپکو تفسیر امہلہم روئیداد کی یاد نہیں ۔ رہی اور پھر اپنے زعم کے بموجب ہزاروں روپیہ تائید اسلام میں صرف کیا ہے ۔ تو بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی ضروری تھی مہلت ہی سہی مگر انجام کار کو تو نصرت اور فتح اسی کو ہوگی جو متقی ہے ۔ وبس ۔ والعاقبۃ للمتقین ۔ فقرہ پنجم کی نسبت یہ عرض ہے ۔ کہ نہ ماننے والوں کی نسبت ہماری طرف سے کون کفر نامہ اولاً شائع ہوا ہے کہ ماننے والے بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہیں ہاں اگر کوئی شخص ایسے مسلمانوں کو جو ہزاروں اخباروں اور اشتہاروں میں اپنے اسلام اور اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشتہر کر رہے ہوں اور اپنے مسائل کل ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام دنیا میں اعلان کر رہے ہوں ۔ کافر ۔ مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتوے دیوے ۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے ہماری طرف سے تو نہیں ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خریدا گیا ہے ؎

حملہ بر خود مے کنی اے سادہ مرد
ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے ۔ کہ صرف مولفین علماء کے فتوائے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہیں ہو سکتا ۔ جب تک کہ کفر اس میں موجود نہ ہو جائے ۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہیں فرمایا ۔ ضرور مطالعہ فرمایا ہوگا ۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ آپ طالب علم تھے ۔ اور لاہور میں خاکسار کے پاس تشریف بھی لاتے تھے ۔ فقرہ ششم کے بارہ میں بجز آیت سیعلمون غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ ۔ جیسا کہ حضرت اقدس اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے ہیں ۔ عبد الحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے ۔ کہ فاتوا برہانکم ان کنتم صادقین ۔ عبد الحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت پیش کریں ۔ کیونکہ دار و مدار کل دعاوی مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ وکفیٰ باللہ شہیدا ۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ خاکسار نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے ۔ میرے خط کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے ۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتوائے قتل دینے سے اجتناب یا رجوع فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا ہے ۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون میں مشترک ہو جاوے تو پھر وہ طعن طعن نہیں رہ سکتا ۔ ورنہ لازم آوے ۔ کہ

غیر مطعون بھی مطعون ہو جاوے ۔ ہذا خلف اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہمرنگ دعاوی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیون فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے ۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہاں پہ لکھا گیا ۔ دیگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے ۔ لا غیر ۔ اور جو پیشین گوئیاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہارون اور رسالون میں نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھین جن کا نام آپنے دہمکیان کہا ہے پتا نزرہ ذرہ بھی ... ہے ۔ یعنی طاعون ، زلازل ، آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا میں بشدت واقع نہین ہوئے ۔ بینوا توجروا ۔ ہان مجہ کو ایک فقرہ آپکے خط کا اور یاد آگیا اس کی نسبت بھی کچھہ گذارش کرنا چاہتا ہون ۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجہ پر نہ لگا سکین گے ۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہین ۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہین لگایا گیا ۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے ۔ امیدوار ہون کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماوین ۔ اندہیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو ۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہان پہ آپ یاد رکھین ۔ مقدمہ اول تو یہ ہے ۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی ۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے مین کوئی اہل عقل کلام یا شک نہین کر سکتا ۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے ۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود مین کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہین کر سکتا ہے ۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے ۔ کہ دلائل کتاب و سنتہ کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات مین ..

.. ..

مثل روز روشن کے واضح و قوی اور مستحکم ہون تو ان کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے ۔ کما قال اللہ تعالے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ

بعد تمہید ۔ ان دونون مقدمون کی عرض ہے ۔ کہ آپنے اپنی تفسیر اور بعض رسائل مین سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بیعت کرکے دلائل کتاب و سنت سے بخوبی ثابت کی تھی اور بانی سلسلہ کو مہدی و مسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو ان دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور ان دلائل کا نقض آپنے اب تک نہین کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ مین اب تک موجود ہین لیکن با این ہمہ آپ ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے ۔ کہ بانی سلسلہ کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے ۔ اب فرمائیے ۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ مین پایا گیا ہے ۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجھا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہین ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو ۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو ۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثوراً ہوئے جاتے ہین ؎

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد ۔ ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی و کافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکھین کہ آپ رحمۃ للعالمین بالضرور مین نہ رحمۃ للعالمین آپکے الہام یا رویا مین نرا ای سمجھے حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا ہو کہ وہ کسی بانی سلسلہ سے بیعت کر کر اس کے سلسلہ مین داخل ہوئے ہون اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے بھی ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہوتے ان دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہون جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہین آپکے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہین کوئی شخص اس سے انکار نہین کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے ۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رویا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہون گے ۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام و رویا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ مین ایسا

مدعی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود مین بھی ابنیاء کسی مامورین سابقین مین یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ مین یہ عیب موجود ہے ۔ کیونکہ ارادت سابق آپکی کا حال بھی آپکے رسائل اور تفسیر مین محرر ہو چکا ہے اور ارتداد حال بھی بذریعہ اشتہارات و رسائل کے ہر کہ و مہ کو واضح ہو گیا ہے ۔ فثبت المدعا ۔ بالآخر آپ کی خدمت مین یہ بھی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث مین آگیا ہے ۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب مین ضرور بالضرور تحریر فرما دیجئے ۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بھی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کون سے مسیح کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ ہو گا ۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھ سے پاش پاش ہو گا ۔ جیسا کہ اپنے مان باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکھا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بھی احتمال ہو ۔ کما مر بیانہ یا کیا ۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تا کہ بوقت مطالعہ آپکے رسالہ کانے دجال کے کارآمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپ کا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بھی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہین جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرماوین گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے ۔ جو آپکے ہاتھ سے پاش پاش ہووے گا ۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد و اٰلہ اجمعین ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ راگست ۱۹۰۶ء

غسل صحت و شکریہ احباب

برادران ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج بحمد اللہ الشافی مین نے جمعہ کو غسل صحت کر کے خود مختصر جمعہ پڑھایا ۔ مین تمام عیادت کرنے والون کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہون ۔ خاص کر ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کا جنہون نے کتنی راتین میرے ساتھ بے خوابی کے ساتھ کاٹین اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہون نے ہمدردی سے میرا اور میری پیاری ہاجرہ کے علاج مین بہت بڑی تکلیف کو گوارا فرمایا پھر دیگر احباب مین ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بھی ادا کرتا ہون اور ان سب سے بڑھکر شکریہ میان محمد حسین چنیوٹی ... کا جنہون نے بڑی ہمدردی اور بے نظیر غمگساری کی ہے مگر یہ سب کچھ امام الزمان مہدی دوران مسیح الموعود والمجدد المسعود کا طفیل ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲ - اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اگست ۱۹۰۷ء - اِنَّ خبرِ رسول اللّٰہ واقعٌ

ترجمہ - رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی - وہ واقع ہونیوالی ہے - فرمایا - معلوم ہوتا ہے - کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے -

۱۸ - اگست ۱۹۰۷ء - صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے"

فرمایا - آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے - کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہوکر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں -

فرمایا - یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے - ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں -

۱۹ - اگست ۱۹۰۷ء - "آید آں روزے کہ مستخلص شود"

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی - ملک افغانستان	علی محمد صاحب ملک افغانستان
بی بی " "	عطاء اللہ
گل حبیبہ " "	اہلیہ برادر نظر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال میں جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم میں ہوتا رہا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ میں کی گئی تھی اور اس تحریک میں اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسط آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینوں میں دو۲۰۰ سو روپے سے بھی زائد رہی - چنانچہ اسی آمد کو خیال میں رکھ کر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال میں ہی اس کے خرچ کو دو۲۰۰ سو روپیہ ماہوار کے قریب کردیا - یا اس سے بھی زیادہ کردیا - جس میں مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہوگیا - مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد میں آمد کی اس قدر کمی ہوئی - کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہوگیا اور جن لوگوں یا طالب علموں کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے - ان کو بہت تکلیف ہوئی - اس پر اخبار میں بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین ۳۰۰ سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ بھی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد میں روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہیں کیا جاسکتا - اگرچہ تخفیف اخراجات کی بھی بہت کوشش کی جارہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہیں - یہ واقعات میں نے صحیح صحیح لکھدیئے ہیں - کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہوسکتے ہیں - اس قدر میرے خالی الفاظ نہیں ہوسکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تھی - اس وقت تکلیف میں ہیں اور آئندہ جس قدر درخواستیں آتی ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگ مستحق امداد بھی ہوتے ہیں - مگر اسی تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے - یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے میں مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کرکے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمادیں اور کوپن میں اس امر کی تشریح کردیں - کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تاکہ کسی اور مد میں جمع نہ ہوجاوے - اگر جملہ احباب توجہ فرمادیں - اور اپنے اپنے گھروں میں بھی تحریک کریں - تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہوسکتی ہیں -

خاکسار محمد علی - جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

۱۸ - اگست ۱۹۰۷ء -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کی خدمت میں حاضر رہکر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہل خانہ پشاور سے تشریف لائے

حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آگئے ہیں -

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے -

مطبع انوار احمدیہ میں عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے -

اہل حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار مین درج فرما کر مشکور فرماوین۔ کیونکہ چند ایک دروغ بیانیون کی تردید میری دانست مین ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ۹ ماہ اگست ۸ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۸ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی۔ اس پرچہ کے صفحہ ۴ کے سر پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہین بلکہ صرف راقم ..... از میانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہین۔ خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطرون کی تحریر مین صرف ایک جھوٹ نہین بولا۔ بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا ہے۔ خط کی دو سطرون کے بعد جس مین اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ ۱ یون تحریر کیا ہے۔ "مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی مین مر جاویگا اور یقیناً مر جائے گا"۔ مین نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہین کیا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہین آئے اور نہ انہین جرأت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہین کر سکتا انکو بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ لیکن وہ چالاکیون سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ اخیری فیصلہ" کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس مین محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ بچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا مین مقابلہ کرے۔ مسیح زمان کے ہاتھ مین کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے۔ بھلا راقم خط تبلادے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ مین جا کر کس نے ہلاک کر دیا الہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن مین کس نے تیاناس کر دی۔ چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک مین ملایا۔ یہی تو دعا کے تیر ہین جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہین۔ پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید مین یہ چند سطور لکھے جاتے ہین۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے مین نے لکیرین کھینچ دی ہین۔ وہو ہذا۔ "ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہون گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ بھی شریک ہو جاؤ۔ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شائد استدراج ہو جاوے"۔ اس کے جواب مین گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے۔ مین نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے کبھی اس بارے مین ذکر نہین کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا۔ مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہون کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے۔ اشتہار مین لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت مین پورا ہو کر ہی رہیگا۔ راقم خط کو جلدی نہین کرنی چاہیئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے۔ باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ۔ سو اس کی بابت گذارش ہے۔ کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے۔ اس نے گذشتہ بہار مین جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید مین بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سُنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر وارد ہوئی تو اس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی۔ لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا۔ جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمین تو کوئی ضرورت نہین کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبد الحکیم ہلاک ہو۔ تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لاوین۔ ہمین تو حضور والا جناب نے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دکھلائے ہین۔ اور روز دیکھتے ہین۔ کہ اگر ادھر کی دنیا ادھر ہو جاوے۔ تو ہمارے ایمان مین حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہین گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہین۔ کہ اللہ تعالی کئی ایک نشان ایسے دکھلا دے جو کئی سعید روحون کی ہدایت کا موجب ہون پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدین الفاظ بولا ہے "اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہین۔ زہر دیدیتے ہین۔ چونکہ آنجناب سب اسلام کے ممد ہین اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہین اور سنۃ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہین مین آپکا خادم ہون اور آپ کو خبر کرتا ہون۔ کہ شاید کسی [illegible] کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے۔ خدا آپکا محافظ اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے"۔ راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے۔ اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی مین بھی خوب کمال رکھتا ہے۔ کیا وہ کسی زہر خوران یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا وہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کھلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے۔ اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے۔ کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہین۔ کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدون کے ذریعہ لوگون کو زہر دلوا کے ان کو قتل کرائے۔ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہین کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ ایک مرشد اپنے مریدون کو لوگون کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کرین۔ کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خورانی پر آمادہ کرے۔ تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمین اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدون اور مصلحون کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقرون سے معلوم ہوتا ہے۔ از روئے ہمدردی لکھا ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے۔ کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چھرہ مارنے وغیرہ سے نہین مریگا۔ کیونکہ وہ اپنے خط پر نوٹ چڑھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہین۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو "الکل اجل کتاب" اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کا دل کون سی آفت سے جو موت کے برابر ہو۔ خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کرین اور جیسے جھوٹ چاہین۔ بولین۔

الراقم

غلام محمد ہیڈ ماسٹر۔ میانوالی۔ ۱۲ اگست ۸ء

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاشق صادق شدم بر مہدئ آخر زمان
ہم مثیل حضرت عیسیٰ .. غلام احمدؐ بود
آمدہ بر رنگ احمد در جمالی پوستے
آسمان بار د نشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش دادت ایزد چند حرفم گوش کن
گر نے دادی خبر آن مخبر صادق ز پیش
یا نمیگفتی کہ لا مہدی مناسب انتظار
از شما باشد اما مے اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شیر یزدان باشد او
آورد آن مرد حق از بہر مردانے کہ شان
ہر دفینہ ہر خزینہ خود بخود ظاہر شود
امن باشد اینچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بزیک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماہ رمضان ہم کسوف وہم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت مکر و فریب
اختر معروف ذو سنین نام آن بود
این ہمہ آثار ؛ ہمچون نکتہ ہائے بیشمار
کو بیہ بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سہ بگذشت وز اندازہ ہمین میعاد ہم
باوجود اینکہ ہر شب بر خدا بند دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ ما مے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جہل ہوا خواہان او
اب ندار د دلبستی با رب برادر گوش کن
مولوی معنوی در یک دو مصرع حل بکرد
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام اے جان من
گہ بباطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا بہ زیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل ہم تا ابد
باوجود اینکہ در دنیا بسے ایجاد ہا
گر نہ چشم دین این دجال گشتہ بے بصر
گر مسیح اللہ روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب مجدا ز جسم ہم

زانکہ او باشد ز ایزد ہم بود صاحب قران
ہم مطہر ہم مقدس گشتہ نازل ز آسمان
مظہرے باشد عجائب ہم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد ہزاران یک نشان
یک اشارہ بس بود از بہر زیرک عاقلان
مہدئ آید بہ دنیا دستگیر بیکسان
بود تا میگفت والآ عیسےٰ اے دانشوران
در مصائب کوہ باشد در رہ خالق دوان
گر بود ایمان معلق با ثریا ہم از ان
روز و شب باشند بہرِ حق پریشان و دوان
قحط ہائے سخت آید جابجا اندر جہان
ایچ نبود نے کسے باشد ہراسان آن زمان
بچہ ہم با مار بازیہا کنند چون ریسمان
اول و وسطش پدید آید جہان بیند عیان
فرقۂ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاہ جہان
گشتہ ہم مشہود در عصر امام عارفان
نصرت حق بہر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی اے صاحبان
لو تقول ہیچگہ واقع شد نقصان رسان
این علم بردار سرور کرو قائم در جہان
از ازل ہم تا ابد فیضش بہ بینم بیکران
بچۂ رحمٰن بہ پندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی ہم اے جوان
نکتۂ باریک گیرند پندے کافران
ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزہ بودم دانہ گشتم نطفۂ وانگہ جوان
چون نماند زیست رشتہ قطع گردد درمیان
ہیچگہ نے کم شود نے ختم گردد و دستان
کردہ مشہور گشت این فرقۂ دجالیان
چیست مشکل کان نداند از خرد بے بہرگان
ہمچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرور است اختلافش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند ہر کجا
زین سبب او رانے شاید بگفتن کہ در خدا است
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا او بندہ
چون شود پیدا خدا ہم مادرش مریم بود
از دلا ہر دم و عا از رب لم یولد بخواہ
دل بدست آور کہ حج اکبر است نشنیدہ
گر نمیدانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارہا نشنیدۂ یک علم مے باشد خفی
آن نہ در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر بشنیدہ باشی قصۂ موسےٰ و خضر
گرچہ این لفظ لدنی خود بخود بخشے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی زمن
سینہ ام از عشق آن غوث زمان برسوختہ
ہرچہ در دل مے گذرد لاجرم بیرون شود
نعرہ ہا زن اے عزیزم گہ ہمیں دگہ یسار
گہ بمشرق رخ کن دگہ سوئے مغرب میشتاب
لافتا الا المسیح لا سیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم الہامِ را در خورش
بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
احمقان را کم ز کفر این کلمہ ناید در نظر
مے کنند انصاف اے آنکہ او منصف بود
او امامکم بود منکم بحکم او شوید
آیت لاینطق ظاہر کند این نکتہ را
پس درین جا فکرے باید عزیز از جان من
یا نہ اہل بیت بودند حاضر اند آن زمان
یا مگر بہتر نہ پنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مہدی ز اصحاب و دگر
کو کند دعوے کہ من بہتر ز آن نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بیاید تنگ دل
این دگر امر ست گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم ناخدا ترسان بگویند اکثرے
ہم نے باید گروہ احمدی را اینچنین
این نہ جاہل از جہالت بر زبان رانند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خداوندا بحق عزت فخر الرسلؐ

نیست ممکن زان شود پیدا یکے از قسم شان
ہیچگہ ثابت نشد از تجربہ این داستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
کہ او ندارند جنسیت را ہیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروہ المہان
دہ نجاتم زین گروہ ضالین دگرہان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو بہ بین مہدی وقت وہم مسیح این زمان
آنکہ سینہ بسینہ از رسول انس و جان
سیزدہ صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کردہ اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مہدی بود خلقۂ زدہ کر دیبان
چون بجوشم اے برادر وجدم آید ہر زمان
گر ترا باور نہ باشد این سخن از عاشقان
چہچہا زن تا رسد آوازہ ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب اللہ بود شد ہم مسیح در قادیان
گر کسے گوید کہ حضرت [illegible]
ہست خود اصحاب مے باشد یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا ہمسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
ہم سلامم را بگوئید اے گروہ مومنان
این نہ پیغمبرؐ بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نبودہ در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نہ ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
ہم نہ اہل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم و ہستم مپرس از سر دین پیغمبران
نیست او مہدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید ہر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مہدئ آخر زمان
بہ ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکہ اکثر عالمان بے عمل گویند ہان
کہ نخواہند ذرۂ حق ہم بماند در جہان
شد غلام احمد مخدوم و پیر سالکان
کن نگہ از ہر بلا این باغبان و بوستان

یا رسول اللہ نظر بر امت بے چارہ کن
اے فدائے خاکپایت گر شود این عاصی مدام
اے کہ غوثان زمان در آرزوے دیدنت
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدیٰ
اے کہ با شمس ہدایت چون شدستی طلوع
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی
یا امیر المومنین بہر خدا حالم بہ بین
کن نظر بر حال من کز دست این دیو لعین
خاکسار اقصہ ات کوتاہ کن کہ این کافی است
من نہ شاعر ہستم و نے شعر بازی میکنم
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران
عبد خالق باشم و جائم پشاور بودہ است

گرگ ہیچو بند چوپان نفرت است از پاسبان
اے کہ سر تاج ولائت گشتہ از آسمان
عمرہا کردہ بسر رفتہ بحسرت زین جہان
اولیاء را فخر بر تو کامدی بر نام شان
از خجالت روے خود پوشیدہ خود سیارگان
ہم مسیح و مہدئی و ہم رہنمائے عاصیان
خادم یک سید و سردار و سالار جہان
الغیاث اے سید مولیٰ ملائک پاسبان
گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
بل کمینہ چاکر آن حضرت والا مکان
چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
یک ز قوم قاضیان و تہانہ دار یارکہان

عبد الخالق از پشاور

احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہو جانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہوکر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہذا جہاں جہاں ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہوں چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کریں اور مفصلات میں اپنی شاخیں قائم کرنیکا انتظام کریں اس معاملہ میں زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہاں جہاں احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہوں وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کریں ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات میں کاپیاں بھیجنے کا انتظام کر سکتی ہوں تو زیادہ کاپیاں طلب کریں ورنہ مفصلات کے احباب کو براہ راست کاپی قواعد کی طلب کرکے انجمنیں قائم کرنی چاہئیں۔

المعلن خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۸ اگست ۱۹۰۶ء

نوٹ۔ جہاں جہاں انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری میں پہونچ چکی ہے وہاں بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپیاں بھیجی جائیں گی۔

واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہیں کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہے اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہیں ہیں بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلوں میں ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں مگر ابتک اس اتنی بڑی جماعت میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت میں داخل ہو رہے ہیں اسکی اعانت میں بھی حصہ لیں اور نہ ہی ابتک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اس سال میں کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنیکے لئے میں بھی تحریک کر چکا ہوں جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہو کر چھپ گئے ہیں۔ جو .... ہر ایک مقام پر احمدی احباب کیخدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاویں گے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں اور دیہات میں انجمنیں قائم ہوں جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے اب اسپر عمل کرکے دکھانا ہمارے احباب کا کام ہے۔ میں تمام احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس کی یہ عین خواہش اور منشاء ہے۔ کہ اس قسم کا نظم سلسلہ میں قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو روز بروز ترقی پر ہیں وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہیں اور اگر یہ نظم سلسلہ میں قائم ہو جاوے اور تمام احباب باقاعدہ چندہ دیں تو یہ جماعت کرے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہو سکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کر سکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بارہا فرما چکے ہیں کسی پر بوجھ کے طور پر نہیں ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص جو کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا سلسلہ میں شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتا بہر حال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج بھی اسی امر کا ذکر درمیان میں تھا کہ جیسی کہ تجویز کیگئی تھی کہ ہر ضلع میں وہاں کی جماعت اپنے سارے ضلع میں انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرے اسمیں اکثر احباب ابتک سستی دکھا رہے ہیں اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کرکے مختلف ضلعوں میں بھیجدئے جاویں جو ہر ایک ضلع میں دورہ کرکے چندوں کی وصولی کا مستقل انتظام کریں اور فرمایا کہ عام اعلان کردیا جاوے۔ کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزیں ضروری ہیں اول یہ کہ دیانتدار ہوں دوم محنتی ہوں اور اس قسم کی مشقت جو وہ بدہ دورہ کرنیمیں پیش آئیگی برداشت کرنیکے لئے طیار ہوں تیسرے اس قدر علم رکھتے ہوں کہ وہ وعظ بھی کر سکیں چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں اور حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کر سکیں وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں اس معاملہ میں خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو۔

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۶ء

دمدار ستارہ۔ کوئی بیس روز سے پچھلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک دمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اس طرف تحریک دی ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر گذشتہ تاریخی واقعات سے

اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان میں شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی مس جوسٹر لاین کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگون کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی و لاعلمی مسلمانون کے تمدن اور ان کے مذہب پر بیجا اعتراض کرتے ہیں اور اسلام کو مسلمانوں کی ترقی کا سد راہ قرار دیتے ہیں یہ کتاب اسلام کے حق میں ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ میں سفر کرنے مسلمانون کی سوسائیٹی میں ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے۔ مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ میں لکھتی ہے

"یہ کتاب میں اس لئے لکھتی ہوں کہ یورپ میں مذہب اسلام اور مسلمانون کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہون۔ اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربون پر ہے جو مسلمانون میں مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کی پستی اور ادبار کا سبب اُن کا مذہب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہیں اور شائستگی اور ترقی کے راستہ میں حائل ہیں مگر میں نے جو اس کتاب میں لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی نظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔ اسلام نے دنیا میں بے شمار نیکیان پھیلائی ہیں اور بدیون سے صدیون تک جنگ کی ہے۔ مسلمانون میں مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیان آج تک موجود ہیں وہ اس لائق نہیں کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیون کے لحاظ سے مسلمان عیسائیون سے کہیں زیادہ شائستہ ہیں۔ اسلامی حکومتیں کمزور ہوگئی ہیں۔ مسلمان لیڈر پست ہمت ہیں۔ مسلمانون میں اعلی تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہیں اور اسلامی گروہون میں نااتفاقی ہے۔ مگر میں نے مسلمانون میں عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلون اور دماغون کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑھین گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت الفت اور ہمدردی سے پیش آئین گے۔ جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ میں بیہودہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہیں۔ (وکیل)

نشان تارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب زاد... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج مظفر گڑھ سے جناب منشی جلال الدین صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر گڑھ کا خط آیا اس میں وہ لکھتے ہیں "مظفر گڑھ میں ۷ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان تارہ ٹوٹا کہ جس سے نہایت درجہ روشنی ہوگئی۔ جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہماری یاد میں کبھی اس قسم کا ستارہ نہیں ٹوٹا۔

راقم۔ آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفر گڑھ۔ ۹۔ اگست ۱۹۰۷ء

مکمل نجات

عیسائی اخبار نور افشان لکھتا ہے "اس مکمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو مسیح نے صلیب پر پورا کیا۔"

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا میں لائے تھے۔ گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنیگی۔ یہ دو سزائیں ہیں جو شامت گناہ تھین۔ یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردون کے واسطے تو نجات کی راہ مشن کمپونڈ میں پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے واسطے ہم بھی شکر گزار ہیں لیکن افسوس ہے کہ عورتیں ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہیں اس واسطے یہ نجات تاحال مکمل نہیں ہوئی بلکہ ناقص رہی۔ ایڈیٹر صاحب نور افشان نظر ثانی فرماوین۔

نظم

دل کو الفت میں شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سر دست اٹھایا ہم نے
دل کو اک ہادئ صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اُسی سالک کو بنایا ہم نے
کس زبان سے ہو ادا شکر الٰہی تیرا
جستجو تھی ہمین جس کی وہی پایا ہم نے
پڑ گئی سارے طرحداروں کی رنگت پھیکی
جب سے دل میں یہ ترا رنگ جمایا ہم نے
جو مزا تیری محبت میں ملا ہے ہمکو
وہ مزا اغیار کی الفت میں نہ پایا ہم نے
تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھین
اس کو آنکھون مین بصد شوق لگایا ہم نے
جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہین دنیا مین
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
سینکڑوں ہیں ہم کو زمانے نے دئے کیا دکھ
مگر اے جانِ جہان دھوکہ نہ کھایا ہم نے
برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے
کچھ کشش آپ کی تھی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت مین قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمدؐ آمد نامِ تو در سیرت آمد احمدی
حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک برنہادہ ز افتخار احمدی
نور نورِ مصطفٰے دراز سر سر مدی
گل زچمنِ مرتضٰے و بوستان احمدی
ہر صبح در صدرِ جنت مے سرایند طوطیان
اللہ اللہ احمدؐ آمد راز دار احمدی
شور بینم در فتادہ بر زمین و آسمان
شرف بردہ خاندان میرزایان احمدی
آنکہ تا بد روئے وسراز آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد ز آستان احمدی
غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظل احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی وارہ ضلع لودیانہ

غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دہوم مچ گئی چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ماسٹر ہمیں پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۶/

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ا/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتہم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۶/

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا/

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۱۲/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

نورالدین — مصنفہ علامۂ وحدالزمان حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پُر زور بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا/

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲/

کامن احمدی۔ الاوادوا لے۔ قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ا/

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲ و ۳ - اگست ۱۹۰۷ء	۱۴۷۹	محمد دین صاحب	عہ/
" " "	"	سید محمد حسین صاحب	عہ/
۵ " "	۱۵۵۲	نظام الدین صاحب	عہ/
۵ " "	۱۴۷۵	میاں احمد حسین صاحب	سے/
۵ " "	۳۹۰	حکیم محمد دین صاحب	سے/
۵ " "	۱۴۹۶	چودہری فیروزالدین صاحب	سے/
۶ " "	۱۶۸۷	غلام حید صاحب	۱۲/
۶ " "	۱۴۸۶	محمد نصر اللہ خان صاحب	عہ/
۸ " "	۱۵۹۹	سید مبین الدین صاحب	سے/
۸ " "	۱۶۸۳	میاں غلام محمد صاحب	عہ/
۹ " "	۱۱۷۱	سید محمد شاہ صاحب	عہ/
۹ " "	۱۶۴۷	میر جیون علی صاحب	سے/
۱۰ " "	۱۷۱۵	حکیم عبد الغنی صاحب	عہ/
۱۰ " "	۱۷۱۷	سید نواب شاہ صاحب	عہ/
۱۰ " "	۱۷۱۸	مولوی صدرالدین صاحب	عہ/
۱۲ " "	۱۶۴۳	عنوان الدین صاحب	عہ/
۱۲ " "	۱۷۱۹	لطف الرحمان صاحب	عہ/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آ گئے تھے اور تب اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر، ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے اُمید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں۔ بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گوجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔